جوشؔ ملیح آبادی

(حالاتِ زندگی)

جوش ملیح آبادی لکھنؤ کے نواحی علاقے ملیح آباد میں ۱۸۹۸ء میں پیدا ہوئے۔ پورا نام شبیر حسن خان اور جوشؔ تخلص تھا۔ قلمی نام جوش ملیح آبادی اختیار کیا۔ آباؤاجداد کا تعلق کابل (افغانستان) سے تھا۔ ملیح آباد آپ کی خاندانی جگہ تھی۔ جوش کے دادا اور والد دونوں صاحبِ دیوان شاعر تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم والد سے حاصل کی۔ فارسی اور اُردو کی کتابیں گھر پر رہ کر پڑھیں۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے سینٹ پیٹرز کالج آگرہ اور پھر علی گڑھ چلے گئے مگر لااُبالی پن کی وجہ سے تعلیم کی تکمیل نہ کر سکے۔ اس لیے سینئر کیمبرج سے آگے نہ بڑھ سکے۔

والد کے انتقال پر آبائی جائیداد کے انتظام میں مصروف ہوگئے۔ پھر جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن کے دارالترجمہ میں بہ حیثیت ناظرِ ادبی ملازم ہوگئے۔ نظام دکن کے خلاف نظم لکھنے پر معتوب ہوئے۔ اور ملازمت چھوڑ کر دہلی چلے آگئے۔ اور اپنا ایک ادبی رسالہ ''کلیم'' جاری کیا۔ کچھ عرصہ بعد ملیح آباد چلے گئے۔ پھر شالیمار فلم کمپنی سے وابستہ ہوکر پُونا چلے گئے اور پانچ سال وہاں قیام کیا۔ آزادی کے بعد حکومت ہند کے شعبہ نشریات میں اردو کے نگران اعلیٰ مقرر ہوئے۔ حکومت ہند نے ''پدم بھوشن'' کا اعزاز دیا۔ ۱۹۵۷ء میں کراچی آکر مستقل سکونت اختیار کی۔ اور ترقیِ اردو بورڈ کی جانب سے اردو لغت کے نگران مقرر ہوئے۔

جوشؔ ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ اُنھوں ے ابتدا میں غزلیں لکھیں۔ مگر جلد ہی نظم کی طرف متوجہ ہوئے اُردو کی مقبول ترین صنفِ سخن غزل سے اُن کی دلچسپی نہ تھی۔ بلکہ ان کا شمار غزل کے مخالفین میں ہوتا ہے۔ وہ نظم کے شاعر تھے۔ اور شاعرِ انقلاب کہلائے۔ اُن کی شہرت کا زیادہ انحصار نظم پر ہے۔ اُن کی نظم نگاری کی نمایاں خصوصیات میں لفظوں کا برمحل استعمال، تراکیب کی بندش اور عمدہ منظر کشی ہے۔ وہ زبان و بیان پر ماہرانہ دسترس رکھتے تھے۔ رومانوی اور سیاسی شاعری ان کا امتیاز ہے۔

جوش بڑے بسیار گو تھے۔ اُن کے شعری مجموعوں کی تعداد سترہ سے زیادہ ہے۔ جن میں ''روحِ ادب، شعلہ و شبنم۔ سموم و صبا، سرود و خروش، عرش و فرش، رامش و رنگ، الہام و افکار اور نجوم و جواہر'' زیادہ مشہور ہیں۔ ''محراب و مضراب'' ان کی وفات کے بعد شایع ہوئی۔

جوشؔ مرثیے اور رباعی کے بھی باکمال شاعر تھے۔ آپ پاکستان اور بھارت کے ادبی حلقوں میں بہت مقبول تھے۔ نثر میں ''یادوں کی برات'' بڑی معروف ہے جو ان کی آپ بیتی ہے۔

آپ نے ۱۹۸۲ء میں اسلام آباد میں وفات پائی۔

وحدتِ انسانی

(جوش ملیح آبادی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو جدید اردو نظم سے آشنا کرنا۔
۲۔ اردو ادب میں جدید نظم کی اہمیت بتانا۔
۳۔ جوش ملیح آبادی کے اسلوبِ سخن سے آگاہ کرنا۔
۴۔ جدید اُردو نظم میں جوش کا مقام بتانا۔
۵۔ اتحاد و اتفاق کا درس دینا۔
۶۔ نصابی کتب کے علاوہ دیگر علمی کتب کے مطالعہ کا شوق اُجاگر کرنا

خاص الفاظ و تراکیب: کدورت ۔ رغبت ۔ وحشت ۔ پائمال ۔ رحمتِ عمیم ۔ نزول ۔ خوبانِ بوستان
شمول۔ عِلّت ۔ تیرگی فشاں

اے دوست دل میں گردِ کدورت نہ چاہیے
اچھے تو کیا، بُروں سے بھی نفرت نہ چاہیے
کہتا ہے کون، پھول سے رغبت نہ چاہیے
کانٹے سے بھی مگر تجھے وحشت نہ چاہیے
کانٹے کی رگ میں بھی ہے لہو مرغزار کا
پالا ہوا ہے وہ بھی نسیم بہار کا

ہوتے ہیں پائمال تو کہتے ہیں زرد پھول
کل رحمتِ عمیم کا، ہم پر بھی تھا نزول
خوبانِ بوستان میں ہمارا بھی تھا شمول
اے راہرو، نہ ڈال ہمارے سروں پر دھول
ہر چند انجمن کے نکالے ہوئے ہیں ہم
لیکن صبا کی گود کے پالے ہوئے ہیں ہم

بے جان و جاندار کی بنیاد ایک ہے
ارض و سما کی عِلّتِ ایجاد ایک ہے
بُت سینکڑوں ہیں حُسنِ خداداد ایک ہے
سب دل الگ الگ ہیں مگر یاد ایک ہے
یکساں ہے مال، گو ہیں دکانیں جدا جدا
معنی ہیں سب کے ایک زبانیں جدا جدا

جو روشنی چکاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی — جو تیرگی فشاں ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
جو یار مہرباں ہے، سو ہے وہ بھی آدمی — اور جو عدوئے جاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی

تو بھاگ خواہ موت سے، یا زندگی سے بھاگ
اے آدمی کبھی نہ مگر آدمی سے بھاگ

(شعلہ و شبنم)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) پہلے شعر میں شاعر کس بات کی تلقین کرتا ہے؟

ب) شاعر کے مطابق کانٹے کی رگ میں کیا موجود ہے؟

ج) ''ہر چند انجمن کے نکالے ہوئے ہیں ہم'' سے شاعر کیا مراد لیتے ہیں؟

د) بقول شاعر بے جان و جاندار کی بنیاد کیوں ایک ہے؟

ہ) نظم کے آخری شعر میں شاعر آدمی کو کس بات کی تاکید کرتا ہے؟

و) ارض و سماء کی علتِ ایجاد کیوں کر ایک ہو سکتی ہے؟

۲۔ نظم ''وحدتِ انسانی'' کے مطابق دُرست جواب کی نشاندہی کریں۔

الف) نظم وحدتِ انسانی، کا شاعر ہے۔

i) اختر شیرانی — ii) میراجی
iii) ن۔م۔راشد — iv) جوش ملیح آبادی

ب) نظم کے پہلے شعر میں صنعت کا استعمال ہوا ہے۔

i) تضاد — ii) تلمیح
iii) لف و نشر — iv) استعارہ

ج) وحدت انسانی، صنف سخن کے لحاظ سے ہے۔

i) نثری نظم | ii) آزاد نظم
iii) معریٰ نظم | iv) پابند نظم

د) نظم کے تیسرے بند کے پہلے دو اشعار کی ردیف ہے۔

i) بنیاد | ii) خداداد
iii) ایک ہے | iv) ایجاد

ہ) نظم ''وحدتِ انسانی'' جوش ملیح آبادی کی کتاب سے لی گئی ہے۔

i) روح ادب | ii) شعلہ و شبنم
iii) سرود و خروش | iv) بسیط

۳۔ نظم ''وحدتِ انسانی'' کے مطابق خالی جگہ مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

الف) پہلے بند کی ردیف .... ہے۔
ب) دوسرے بند کے آخری شعر میں ''نکالے ہوئے ہیں'' بطور.................. استعمال ہوئے ہیں۔
ج) نظم کے آخری شعر میں صنعت .... کا استعمال ہوا ہے۔
د) ''حُسنِ خداداد'' سے شاعر کی مراد.................. ہے۔
ہ) ''نسیمِ بہار'' کا شاعر نے بطور.................. استعمال کیا ہے۔

۴۔ نظم ''وحدتِ انسانی'' کے مطابق درج ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف) جو روشنی چکاں ہے سو ہے وہ بھی آدمی
....

ب) ....
....
ارض وسما کی علت ایجاد ایک ہے

ج) یکساں ہے مال، گو ہیں دکانیں جُدا جُدا
....

د) کانٹے کی رگ میں بھی ہے لہو مرغزار کا

....

ہ) بت سینکڑوں ہیں حُسن خداداد ایک ہے

....

۵۔ نظم ''وحدتِ انسانی'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔
۶۔ نظم ''وحدت انسانی'' کے آخری بند کی تشریح کریں۔
۷۔ نظم ''وحدت انسانی'' سے آپ کو کیا سبق ملا؟ مختصراً اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
۸۔ نظم ''وحدت انسانی'' میں بیان کیے گئے شاعر کے خیالات سے آپ کس حد تک اتفاق یا اختلاف رکھتے ہیں اور کیوں؟

سرگرمیاں

۱۔ یہاں! اساتذہ کرام طلبہ کو طویل کلام سنا کر اُس کے اہم نکات، جملے، مصرعے یا اشعار یکجا کروائیں تاکہ بعد میں یہی تحریر و تقریر میں استعمال کیے جا سکیں۔
۲۔ اساتذہ کرام طلبہ کو احساس، جذبے اور تاثر کے حوالے سے مجازی زبان سُنا کر اس کے حسن و قبح کا اندازہ استحسانی، تنقیدی نگاہ سے کروائیں۔
۳۔ کمرۂ جماعت میں جوش ملیح آبادی کی چند اور نظمیں سنائیں۔
۴۔ طلبہ کو نصابی کتب کے علاوہ دیگر علمی کتب کے مطالعے کے لیے لائبریری جانے کی ترغیب دیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ نظم ''وحدت انسانی'' کی روشنی میں طلبہ کو اتحاد و اتفاق کا درس دیں۔
۲۔ جدید اُردو نظم گوئی سے آگاہ کریں۔
۳۔ جوش ملیح آبادی کے اُسلوبِ سخن سے آگاہ کریں۔
۴۔ جدید اُردو نظم کی تاریخ میں جوش ملیح آبادی کا مقام بتائیں۔